# INTRODUCTION OF SECTARIANISM, ITS SOURCES AND REMEDIES IN THE LIGHT AHADITH AL-NABWIYAH

# فرقہ واریت کا تعارف، وجوہات اور سد باب احادیث نبویہ ﷺ کی روشنی میں

*Dr. Muhammad Shahid ,Assistant Professor, Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Email shahid_edu98@yahoo.com ORCID ID https://orcid.org/0000-0002-7178-5963*

*Freed ud Din, PhD scholar, Islamic Studies, The Islamia University, Bahawalpur, Email,hfareeduddin@gmail.com ORCID ID https://orcid.org/0000-0002-2619-6959*

*Anwar ul Haq, PhD Scholar, Department of Hadith & Hadith Sciences, Allama Iqbal Open University, Islamabad Email, anwarulhaq931@gmail.com ORCID ID https://orcid.org/0000-0002-9966-4813*

***ABSTRACT:***

*There are two major kinds of ahkam. The first one is the ahkam which are undoubted, authentic and without any contradiction with any verse or hadith. Going against these ahkam is termed as Ifteraq (sectarianism). Ifteraq has no space in Islam. The second one is the ahkam which may be doubted in their proof, meaning and there may be doubts due to apparent contradictory verse or hadith. In Islam, there is a room for debate on these ahkam which is termed as Ikhtelaf. There are many sources of Ifteraq (sectarianism). Some of which belong to the education system, politics, politicians and the other to economic and social manners. Ifteraq mainly contains the degradation of personalities and places which are sacred for the followers of other school of thoughts.There are many verses and ahadiths which forbid doing Ifteraq rather Muslims are ordered to remain with jamat. We can handle the issue of Ifteraq (sectarianism) by following and implementing the teachings of Quran and Sunnah regarding Ifteraq. All Stack holders may play their roll to stop the sectarianism*

***KEYWORDS:*** *sectarianism, Ifteraq, Ikhtelaf.*

فرقہ واریت ایک ایسا ناسور ہے جس نے ملت اسلامیہ کے اتحاد کو ناقابل تلافی نقصان پہنچایا ہے جس کی وجہ سے بھائی بھائی سے دست و گریباں ہے۔ فرقہ واریت پھیلانے میں جتنا حصہ ملک و اسلام دشمنوں کا تھا اتنا ہی حصہ ان ہم وطنوں کا بھی ہے جو صرف اپنی رائے کو ہی درست سمجھتے ہیں یا دولت وہوس نے ان کی آنکھوں پر پردہ ڈال رکھا ہے۔اس میں کوئی شک نہیں کہ اختلافات دوسرے مذاہب میں بھی موجود ہیں لیکن وہاں اس کی صورت حال وہ نہیں ہے جیسا کہ مسلمانوں میں پیدا ہوئی ہے یا پیدا کر دی گئی ہے اور اس کو پروان چڑھانے کے لیے اسباب ووسائل مہیا کیے گئے ہیں۔ مسلم معاشروں میں ان اسباب کی حوصلہ افزائی کی گئی جو اختلافات کو فرقہ واریت اور دہشت گردی تک پہنچانے میں مدومعاون ہو سکتے تھے۔قرآن کریم میں فرقہ واریت کی مذمت کرتے ہوئے مسلمانوں کو متحد رہنے کا حکم دیا ہے اور فرقہ واریت میں مبتلا ہونے منع فرمایا ہے اور فرقہ واریت میں پڑنے کی صورت میں مختلف وعیدات بھی ذکر کی ہیں۔اسلام اختلاف کی تو حوصلہ

افزائی کرتا ہے لیکن فرقہ واریت کی بھرپور مذمت کرتا ہے۔ قرآن کریم کی کئی آیات اور احادیث فرقہ واریت کی تردید میں وارد ہوئی ہیں۔

فرقہ واریت کے تعارف سے پہلے فرقہ واریت کے سد باب میں لکھی گئی کتب اور مقالات کا مختصر اجائزہ لیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

**فرقہ واریت کے سد باب میں لکھی گئی کتب و مقالہ جات**

**مسلک اعتدال :** یہ کتاب مولانا حکیم انیس احمد صدیقی کی ہے جو 1980ء میں شائع ہوئی۔ یہ کتاب آٹھ ابواب پر مشتمل ہے۔ اس کتاب میں صحابہ کرام کے اختلاف اور تابعین و تبع تابعین کے اختلاف، ائمہ مجتہدین کے اختلاف، محدثین کے اختلاف اور علماء کے اختلاف کی حقیقت کو واضح کیا گیا ہے۔ یہ کتاب صدیقی ٹرسٹ نسیم پلازہ، کراچی کی طرف سے شائع کی گئی ہے اور اس کتاب کی تعداد صفحات کی تعداد 144 ہے۔

**وحدت امت :** یہ کتاب مولانا مفتی محمد شفیع رحمۃ اللہ علیہ نے لکھی جو 1985ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں مسلمانوں کے زوال کی سب سے اہم وجہ اختلافات کو قرار دیا گیا ہے۔ اس میں افتراق امت کے اسباب اور اختلاف رائے کی حدود ذکر کی گئی ہیں۔ یہ کتاب مرکزی انجمن خدام القرآن، لاہور کی جانب سے شائع کی گئی ہے۔ اس کے صفحات کی تعداد 51 ہے۔ یہ کتاب منہاج القرآن پرنٹرز کی جانب سے فروری 2001ء میں شائع کی گئی۔

**فرقہ پرستی کا خاتمہ کیوں کر ممکن ہے :** یہ کتاب پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تصنیف ہے جو 2001ء میں شائع ہوئی۔ اس کتاب میں فرقہ پرستی کے رجحانات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے اور اس کے خاتمے کا ممکنہ حل پیش کیا گیا ہے۔ یہ کتاب 107 صفحات پر مشتمل ہے۔

**اختلاف رحمت ہے فرقہ بندی حرام ہے :** یہ مفتی محمد رفیع عثمانی کا اتحاد امت سے متعلق ایک جلسے سے خطاب ہے جو ایک کتابچہ کی صورت میں 2006ء میں شائع کیا گیا۔ یہ ادارۃ المعارف کراچی کی جانب سے شائع کیا گیا ہے جو کہ 32 صفحات پر مشتمل ہے۔

**فرقہ واریت اور انتہا پسندی کے رجحانات، تاریخ، اسباب اور ان کا حل :** یہ کتاب پروفیسر عبد الخالق سہریانی بلوچ کی تصنیف ہے۔ فرقہ واریت کی مذمت اور رواداری کے حق میں مختلف مسالک کے علماء نے جو آراء پیش کی ہیں مصنف نے ان کو ذکر کیا ہے۔ آداب اختلاف کا بھی مصنف نے تذکرہ کیا ہے۔ اختلافات اور فرقہ واریت سے بچنے کے لیے اہم تجاویز بھی دی گئی ہیں۔ یہ کتاب ایوان علم ادب، لاہور کی جانب سے شائع کی گئی ہے اور اس کے صفحات کی تعداد 180 ہے۔

**فرقہ واریت کیا ہے ؟ کیوں ہے ؟ اور اس کا سد باب کیا ہے ؟ :** یہ کتاب مولانا منیر احمد منور کی تصنیف ہے۔ مصنف نے دین میں اپنی من مانی تشریحات کو فرقہ واریت کی بنیاد قرار دیا ہے۔ اس کتاب میں مصنف نے فرقہ واریت کو مسلم امہ کو کمزور کرنے کا ایک حربہ قرار دیا ہے۔ یہ کتاب 72 صفحات پر مشتمل ہے جو اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان، بہاولپور کی جانب سے شائع کی گئی ہے۔

**فرقہ واریت کا تصور قرآنی نصوص کی روشنی میں:** یہ مقالہ تہذیب الافکار جلد 1 شمارہ 2، جولائی تا دسمبر 2014 میں شائع ہوا ۔ مقالہ نگاران محمد انیس خان پی ایچ ڈی سکالر، ہزارہ یونیورسٹی اور ڈاکٹر محمد ریاض خان الازہری، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ اسلامک اینڈ ریلیجس سٹڈیز، ہزارہ یونیورسٹی، مانسہرہ ہیں۔اس مقالہ میں فرقہ واریت کے لغوی اور اصطلاحی معنی بیان کیے گئے ہیں اور فرقہ واریت کو قرآن کریم کی آیات کی روشنی میں 8 عنوانات میں تقسیم کیا گیا ہے۔

**اتحاد کی اہمیت اور تفرقہ کے نقصانات قرآن وسنت کی روشنی میں:** یہ مقالہ مجلہ سہ ماہی نور معرفت میں شائع ہوا۔ مقالہ نگار غلام محمد، ریسرچ سکالر شعبہ علوم اسلامی، جامعہ کراچی سے تعلق رکھتے ہیں۔ مقالہ میں قران وسنت کی روشنی میں اتحاد کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور اتحاد و اتفاق کے فوائد اور تفرقہ کے نقصانات کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

**احکام شریعت کی روشنی میں فرقہ واریت کے اسباب کا سد باب: تحقیقی مطالعہ:** یہ مقالہ مجلہ القلم شمارہ جون 2015 میں شائع ہوا۔ مقالہ نگاران غازی عبدالرحمن قاسمی، لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ ولایت حسین اسلامیہ ڈگری کالج ملتان، محمد مجتبی پرنسپل لیڈر شپ کالج ملتان اور مقبول حسن گیلانی، ایسوسی ایٹ پروفیسر یونیورسٹی آف ایجوکیشن ملتان ہیں۔ مقالہ میں فرقہ واریت کی شرعی حیثیت، فرقہ واریت کی ابتدا، فرقہ ناجیہ اور اس کا مصداق، ابن العربی کے ہاں فرقہ واریت کے اسباب اور فرقہ واریت کے تدارک کے لیے ضروری اقدامات کا ذکر کیا گیا ہے۔

**فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے حکومتی اقدامات ایک جائزہ:** یہ مقالہ مجلہ القلم جون 2015 میں شائع ہوا۔ مقالہ نگار ڈاکٹر طاہر رضا بخاری ڈائریکٹر جنرل مذہبی امور و اوقاف پنجاب ہیں۔ مقالہ کی مباحث درج ذیل ہیں۔اسلام دین امن و آشتی، اخوت و بھائی چارے کا فروغ۔ فرقہ پرستی کی مذمت،۔فرقہ وارانہ انتہاپسندی کی وجوہات۔فرقہ واریت کے خاتمہ کے لئے پنجاب حکومت کے اقدامات اور ان کا جائزہ۔

**بین المسالک ہم آہنگی کے رہنما اصول قرآن وسنت کی روشنی میں:** یہ مقالہ مجلہ "ابحاث" جلد 3، شمارہ جنوری تا مارچ 2018 میں شائع ہوا۔ مقالہ نگار ڈاکٹر احمد رضا اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ فکر اسلامی تاریخ و ثقافت، علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد ہیں۔ مقالہ میں فرقہ پرستی کے اسباب و محرکات بیان کئے گئے ہیں جن میں بنیادی اسلامی عقائد میں بحث و تمحیص، آداب فضائل رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں بحث و تمحیص، آداب فضائل صحابہ واہلبیتؓ میں بحث و تمحیص، بغض باہمی، نجی مفادات، اخلاص و عمل صالح کا فقدان، دشمنان اسلام کے سازشیں شامل ہیں۔اس مقالہ میں اتحاد بین المسالک کے رہنما اصول قرآن وسنت کی روشنی میں بیان کیے گئے ہیں جو یہ ہیں۔بنیادی اسلامی

عقائد کی پاسداری، اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت واتباع اور صالحین امت کا احترام، فکری اختلاف کے آداب، حقوق وفرائض کی ادائیگی اور مستحکم نظام حکومت کا قیام۔

**فرقہ واریت اور لسانی و گروہی اختلافات کا اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تدارک تجاویز وسفارشات:** یہ مقالہ ابحاث جلد 2 شمارہ 6 اپریل تا جون 2017ء میں شائع ہوا ہے۔ مقالہ نگاران محمد مدثر شفیق، پی ایچ ڈی سکالر شعبہ علوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی لاہور اور ڈاکٹر محمد عابد ندیم، اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ عربی وعلوم اسلامیہ جی سی یونیورسٹی لاہور ہیں۔ مقالہ میں اتحاد امت کے اسلامی تصور اور اس کی اہمیت کو بیان کیا گیا ہے اور اتحاد امت کے لئے اس میں تجاویز اور سفارشات دی گئی ہیں۔ فرقہ واریت کے سد باب میں ہونے والے سابقہ کام کا جائزہ لینے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کتب ومقالہ جات درج ذیل جہات سے کام نہیں ہوا۔

فرقہ واریت کے نقصانات احادیث نبویہ کی روشنی میں

فرقہ واریت پر اخروی وعیدات احادیث نبویہ کی روشنی میں

فرقہ واریت کا سد باب احادیث نبویہ کی روشنی میں

فرقہ واریت کے سد باب میں ہماری ذمہ داریاں۔

مذکورہ مباحث سے پہلے اختلاف وافتراق کا مفہوم ذکر کیا جاتا ہے جو کہ درج ذیل ہے۔

**اختلاف وافتراق:** قرآن وسنت میں اختلاف اور افتراق ہم معنی استعمال ہوئے ہیں۔ اسی وجہ سے فقہی اختلافات اس اختلاف میں شامل نہیں ہیں۔ سورۃ آل عمران میں ارشاد ہے وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ وَأُولَئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ[1] اور ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاو جن کے پاس واضح احکام پہنچے لیکن وہ آپس میں متفرق ہو گئے اور آپس میں اختلاف کر لیا اور یہ لوگ ہیں جن کے لیے بڑا عذاب ہے۔ اس آیت میں اختلاف اور افتراق ہم معنی استعمال ہوئے ہیں۔ اسی طرح کنز العمال میں ایک روایت ہے جس میں ارشاد ہے کہ اے گروہ قریش میرے بعد تم اس خلافت کے والی بنائے جاوگے۔ سو تم اسلام کے سوا کسی حالت پر اپنی جان نہ دینا۔ اس کے بعد ارشاد ہے «واعتصموا بحبل الله جميعا ولا تفرقوا، ولا تكونوا كالذين تفرقوا واختلفوا من بعد ما جاءتهم البينات» اور تمام آپس میں ایک ہو کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھنا اور ٹکڑوں ٹکڑوں میں نہ بٹ جانا اور دیکھو ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جو باہم انتشار کا شکار ہو گئے حالانکہ ان کے پاس پہلے واضح نشانیاں بھی آچکی تھیں اور ان کو اسی بات کا پابند کیا گیا تھا کہ وہ خالص ایک اللہ کی پرستش کریں گے، ہر طرف سے کٹ کر اسی کے لیے دین کو خالص کریں گے، نماز قائم کریں گے اور زکوٰۃ ادا کرتے رہیں گے اور یہی دین مستقیم ہے۔ اے جماعت قریش

میرے اصحاب اور ان کی اولاد سے میرے رشتے ناطے کا خیال رکھنا انصار اور آل انصار پر اللہ رحم فرمائے[2]۔اس حدیث میں بھی اختلاف فرقہ واریت کے معنٰی میں استعمال ہوا ہے۔فرقہ واریت کے بارے میں عام طور پر ایک غلط فہمی موجود ہے کہ فقہی اختلافات اور اجتہادی اختلافات کو بھی فرقہ واریت سمجھا جاتا ہے حالانکہ یہ فرقہ واریت نہیں ہے۔افتراق اور اختلاف کا دائرہ کار کیا ہے۔اس کے لیے احکام شرعیہ کی تقسیم کو مد نظر رکھنا ہوگا۔احکام شرعیہ کی بڑی چار قسمیں ہیں-احکام شرعیہ قطعیہ،احکام شرعیہ متعارضہ،احکام شرعیہ محتملہ،احکام شرعیہ غیر منصوصہ

**احکام قطعیہ**: وہ مسائل جن کا ثبوت اتنا قطعی اور واضح ہے کہ ان کو ہر مسلمان جانتا ہے خواہ عالم ہے یا عالم نہیں ہے۔ان کو ضروریاتِ دین کہا جاتا ہے مثلاً توحید، رسالت، قیامت، صداقتِ قرآن، جنت و دوزخ، ختم نبوت وغیرہ۔

**احکام متعارضہ**: ایسے احکام جن کی نصوص بظاہر متعارض ہیں۔ جیسے رفع الیدین فی الرکوع والسجود اور ترک رفع یدین فی الرکوع والسجود کی روایات میں تعارض۔

**احکام محتملہ**: یعنی وہ احکام جن کی کی نص میں ایک لفظ کے کئی معنی ہوں تو ان میں سے یہاں کونسا معنی مراد ہے۔ جیسے لفظ "عین"۔اسکا معنی چشمہ بھی ہے، گھٹنا بھی ہے، آنکھ بھی ہے۔ عربی زبان میں کئی ایسے الفاظ ہیں جن کے ایک سے زائد معانی ہیں۔

**احکام غیر منصوصہ**: یعنی وہ احکام جو قرآن وسنت میں موجود نہیں ہیں۔ جیسے روزہ کی حالت میں انجیکشن لگوانے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں ۔اس کا حکم قرآن وسنت میں موجود نہیں ہے۔پہلی قسم کے مسائل کو مسائل قطعیہ کہا جاتا ہے جس میں اختلاف فرقہ واریت ہے مثلاً اگر کوئی توحید رسالت یا آخرت کا انکار کرتا ہے تو یہ فرقہ واریت ہے اور قرآن وسنت میں اسی اختلاف کی مذمت کی گئی ہے۔ باقی تین اقسام یعنی احکام متعارضہ، محتملہ اور غیر منصوصہ کو مسائل اجتہادیہ بھی کہتے ہیں۔اس تفصیل کے بعد فرقہ واریت کی تعریف مقالہ نگار کی رائے کے مطابق یہ ہوگی کہ, قطعی احکام کی مخالفت کرنا۔فروعی یا اجتہادی احکام میں اپنی رائے پر شدت اور انتہاء اختیار کرنا۔

**فرقہ واریت کی اقسام**: فرقہ واریت کی بڑی اقسام میں سیاسی فرقہ واریت،لسانی فرقہ واریت، قومی فرقہ واریت،علاقائی فرقہ واریت اور مذہبی فرقہ واریت کو شامل کیا جاسکتا ہے۔ان میں سے ہر ایک قسم کی فرقہ واریت دوسری قسم کی فرقہ واریت پر اثر انداز ہوتی نظر آتی ہے۔ مذہبی فرقہ واریت کے سد باب کے لیے تو کوششیں کی جاتی ہیں لیکن دیگر اقسام کی فرقہ واریت کے سد باب کی طرف ضرورت سے کم توجہ دی جاتی ہے۔دیگر اقسام کی فرقہ واریت کا سد باب مذہبی فرقہ واریت کے سد باب کا ایک اہم ذریعہ ہے۔

**عصر حاضر میں فرقہ واریت کی وجوہات:** فرقہ واریت کے اسباب اور اس کی وجوہات تو بہت زیادہ ہیں۔ اس مقالہ میں کوشش کی جائے گی کہ ان میں سے اہم وجوہات کا احاطہ کیا جائے۔ ان وجوہات میں کچھ تو ایسی ہیں جن کا اثر فرقہ واریت میں بہت زیادہ ہے اور کچھ کا کم ہے۔ اسی طرح حالات اور علاقہ کی بنیاد پر ان کے اثر میں کمی و زیادتی ہوتی رہتی ہے۔ کچھ اسباب و وجوہات درج ذیل ہیں۔

**تعلیمی و علمی وجوہات:** فرقہ واریت کے علمی اسباب بھی ہیں لیکن زیادہ اسباب وہ ہیں جو لاعلمی، کم علمی یا تعلیمی سہولیات کے فقدان کی وجہ سے ہیں۔ ذیل میں ان میں سے اہم اسباب کی نشاندہی کی گئی ہے۔ مسائل قطعیہ میں اختلاف کرنا۔ یعنی قرآن و سنت کے بالکل واضح ترین احکام میں کسی بھی وجہ سے اختلاف کرنا۔ مسائل قطعیہ کے متعلق آیات کے ایسے مفاہیم و مصداق متعین کرنا جو شریعت کے عمومی مزاج کے مخالف ہوں۔ دین کے عمومی مزاج کو مد نظر رکھے بغیر محض فن جرح و تعدیل کو بنیاد بنا کر احادیث کو صحیح یا ضعیف قرار دینا۔ مختلف فرقوں کی فرقہ بندی کی مذمت کرتے ہوئے ایک نیا فرقہ قائم کر لینا۔ احادیث کا مکمل علم نہ ہونا۔ کہ ایک حدیث ایک سند سے صحیح ہو اور دوسری سے ضعیف ہو۔ علوم الحدیث سے عدم واقفیت یا ناقص واقفیت۔ محض سند کو معیار بنا کر اختلاف کرنا اور اس کو افتراق تک پہنچانا۔ کم علمی کے باوجود شرعی مسائل میں کلام کرنا۔ دوسرے مسالک کا عدم مطالعہ۔ تعلیمی اداروں میں اسلامیات کی تدریس پر عدم توجہ مذہبی قیادت کا دینی علوم سے عاری ہونا یا کم علم ہونا۔ اختلافی مسائل کو فرقہ واریت سمجھ کر ان کے رد و اثبات میں لگ جانا۔ فقہی مسائل کی تبلیغ کرتے ہوئے دوسری فقہ کو کم تر ثابت کرنا۔

**انتہاء پسندی کی وجہ سے پیدا شدہ وجوہات:** فرقہ واریت کی خطرناک بنیاد انتہاء پسندی ہے۔ اس سے فہم و فراست کی نعمت انسان سے چھن جاتی ہے اور وہ اپنی رائے کو ہی حرف آخر سمجھ کر جماعت سے علیٰحدہ ہو جاتا ہے۔ ذیل میں چند وجوہات ذکر کی جاتی ہیں۔ دین میں ان چیزوں کو داخل کر دینا جو دین میں شامل نہیں ہیں۔ اور ان پر شدت سے کاربند رہنا اور تبلیغ کرنا۔ اگر کوئی شخص مسائل اجتہادیہ میں غلو کرے اور اس میں شدت اختیار کرے۔ اپنے آپ کو حق پر سمجھے اور مخالف رائے رکھنے والے ناحق یا کافر گمان کرے تو یہ چیز بھی فرقہ واریت کی بنیاد ہے۔ کنبہ، قبیلہ، برادری کی بنیاد پر کسی فروعی دینی مسئلہ کی شدت سے حمایت یا مخالفت۔

**عدم برداشت کی وجہ سے پیدا شدہ وجوہات:** عدم برداشت فرقہ واریت کا بنیادی سبب ہے۔ حکومتی سطح پر، تعلیمی اداروں اور نصاب میں اس کے خاتمے کی طرف عدم توجہی ہے۔ ذیل میں فرقہ واریت کی ان وجوہات کا ذکر کیا جاتا ہے جن کا تعلق عدم برداشت سے ہے۔ دوسرے مسالک کے لوگوں کو برا بھلا کہنا۔ دوسرے مسلک کے اکابرین یا مقدس ہستیوں کو برا بھلا کہنا۔ جیسے سنن الترمذی کی ایک روایت میں قیامت

کی نشانیوں میں سے ایک "ولعن آخر هذه الأمة أولها " ہے 3۔ کہ اس امت کے موجودہ لوگ اپنے اسلاف پر لعنت کریں گے۔ کسی آدمی کا جان بوجھ کر مذہبی شخصیات، کتب، مقامات کی بے حرمتی کرنا۔

**خواہشات نفسانی کی وجہ سے پیدا شدہ وجوہات:** خدا خوفی نہ ہونے اور شیطان کے اثرات کی وجہ سے خواہشات نفسانی کی تکمیل کی جاتی ہے چاہے اس کے اثرات کچھ بھی ہوں۔ شر پسند فتنہ ہی پھیلاتے ہیں بعض اوقات اپنی خواہشات کی تکمیل کے لیے اور بعض اوقات بلاوجہ۔ اس کی دیگر وجوہات بھی ہو سکتی ہیں۔ ذیل میں فرقہ واریت کی وہ وجوہات ذکر کی جاتی ہیں جن کا تعلق خواہشات نفسانی سے ہے۔ دین میں موجود احکامات کو کسی بھی بنیاد پر شک وشبہ پیدا کر کے دین سے نکال دینا اور اپنے افکار کی ترویج واشاعت کرنا۔ خواہشات اور اپنے مزاج اور ذوق کے مطابق دین کی تشریح کرنا۔ کنبہ، قبیلہ، برادری کی بنیاد پر کسی فروعی دینی مسئلہ کی شدت سے حمایت یا مخالفت

**سیاسی وجوہات:** فرقہ واریت کی سیاسی وجوہات بھی بہت زیادہ ہیں جن کی بیخ کنی کی طرف عدم توجہی ہے۔ ان وجوہات کا سد باب کر کے فرقہ واریت کو کم کیا جا سکتا ہے۔ اہم اسباب درج ذیل ہیں۔ کسی سیاسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مذہب یا مذہبی گروہ کی تائید کرنا یا کسی گروہ کا استحصال کرنا۔ کسی سیاسی مقصد کر حاصل کرنے لیے قومی اتحاد میں دراڑیں ڈالنا۔ کسی شخص کا اپنے اقتدار کا طول دینے کے لیے مذہبی گروہوں کی حمایت یا ان کا استحصال سیاسی مفادات کی وجہ سے حکومت کی فرقہ واریت کے خاتمے سے بے اعتنائی۔

**معاشی وجوہات:** فرقہ واریت کا سبب بننے والی معاشی وجوہات کو ختم کر کے فرقہ واریت کا سد باب کیا جا سکتا ہے۔ جس میں حکومت، اہل ثروت لوگ اپنا کردار ادا کر سکتے ہیں۔ نیز اخلاقی تعلیمات کی اشاعت سے بھی ان وجوہات کا تدارک کیا جا سکتا ہے۔ کسی گروہ کا دوسرے گروہ پر معاشی ظلم یا اس کا معاشی استحصال۔ کسی معاشی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے مذہب یا مذہبی گروہ کی تائید کرنا یا کسی گروہ کا استحصال کرنا۔ کسی معاشی مقصد کر حاصل کرنے لیے قومی اتحاد میں دراڑیں ڈالنا۔ کسی بے روزگار کا حصول روزگار کے لیے فرقہ وارانہ تنظیموں کا ممبر بننا

**میڈیا کے پروگرامز سے پید ہونے والی وجوہات:** کسی بھی مسئلہ کے حل یا الجھاو میں میڈیا کا کردار اہم ہوتا ہے۔ میڈیا کا اپنی ریٹنگ بڑھانے کے لیے غیر متعلقہ شخصیات کے دینی ومذہبی پروگرام پیش کرنا فرقہ واریت کی اشاعت کی بڑی بنیاد ہے۔ دیگر اہم اسباب درج ذیل ہیں۔ اشتعال انگیز مواد کی تشہیر میں میڈیا کا غیر ذمہ دارانہ رویہ۔ مختلف ٹی وی پروگرامز میں معمولی دینی سمجھ بوجھ رکھنے والے سکالرز کا حساس مذہبی موضوعات پر مذاکرہ کسی معاشرتی الجھاو کو مذہبی رنگ دینا۔

**فرقہ واریت کے نقصانات : فرقہ واریت اختیار کرنے والے پر شیطان کا تسلط:** عرفجہ بن شریح اشجعی سے روایت ہے کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا آپ ﷺ منبر پر خطبہ دے رہے تھے آپ ﷺ نے فرمایا میرے بعد نئی نئی باتیں ہوں گی۔ تم جس کو دیکھو کہ اس نے

جماعت کو چھوڑ دیا یا اس نے رسول کریم ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالی اور تفرقہ پیدا کیا تو تم اس کو قتل کر ڈالو خواہ وہ کوئی بھی ہو کیونکہ اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے «وَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ يَرْكُضُ»[4] اور شیطان اس کے ساتھ ہے جو کہ جماعت سے علیحدہ ہو، وہ اس کو لات مار کر ہنکاتا ہے۔ مذکورہ روایت میں بیان کیا گیا ہے کہ فرقہ واریت اختیار کرنے والے پر شیطان کے اثرات بہت زیادہ ہوتے ہیں اور شیطان اس کے ذہن میں وساوس ڈالتا رہتا ہے جس کی وجہ سے دائرہ اسلام سے نکلنے کے خطرات بہت زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔

**فرقہ واریت عذاب ہے:** حضرت نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جس نے لوگوں کا شکر ادا نہیں کیا اس نے اللہ کا شکر ادا نہیں کیا اور جو تھوڑے احسان پر شکریہ ادا نہیں کرتا وہ زیادہ احسان پر بھی شکر ادا نہیں کرتا اور اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا تذکرہ کرنا شکر ہے جبکہ اس کا تذکرہ نہ کرنا نافرمانی ہے اور جماعت میں برکت ہے «وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ»[5] اور فرقہ واریت میں عذاب ہے۔ فرقہ واریت ایک عذاب ہے کیونکہ اس میں اللہ تعالیٰ کی رحمت نہیں ہوتی جس کی وجہ سے اکیلا آدمی انفرادیت کا شکار ہو کر ایک عذاب میں مبتلا رہتا ہے۔ یہ عذاب حسد اور اخلاقی زوال کی صورت میں بھی ہو سکتا ہے۔

**فرقہ واریت ہلاکت کا باعث:** بخاری میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کہ میں نے ایک شخص کو نبی ﷺ کی تلاوت کے خلاف ایک آیت پڑھتے ہوئے سنا میں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کے پاس لے آیا، آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم دونوں اچھا پڑھتے ہو، شعبہ نے کہا، میں گمان کرتا ہوں آپ ﷺ نے یہ فرمایا «لَا تَخْتَلِفُوا فَإِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اخْتَلَفُوا فَهَلَكُوا»[6] کہ اختلاف نہ کرو، اس لئے کہ تم سے پہلی امتوں نے اختلاف کیا تو ہلاک ہو گئیں۔ امم سابقہ بھی فرقہ واریت کی وجہ سے ہلاک ہوئیں تو اس وجہ سے دین اسلام میں فرقہ واریت اختیار کرنے سے منع فرمایا گیا ہے۔ عصر حاضر میں بھی اگر فرقہ واریت اختیار کی گئی تو اس کا نتیجہ ہلاکت کی صورت میں ہی نکلے گا۔

**فرقہ واریت دائرہ اسلام سے خروج کا باعث ہے:** حضرت ابن عباس سے المعجم الکبیر میں روایت ہے «مَنْ شَقَّ عَصَا الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمُونَ فِي إِسْلَامٍ دامجٍ، فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ»[7] کہ جس نے عصائے اسلام کو توڑ ڈالا جبکہ تمام مسلمان باہم متحد تھے تو بلاشبہ اس نے اسلام کی مالا اپنی گردن سے اتار پھینکی۔ یعنی اگر فرقہ واریت اختیار کی جائے تو اس سے دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ فرقہ واریت میں اخلاقی برائیاں بھی جنم لیتی ہیں جن میں شدت، اناپسندی، خود سری اور حسد شامل ہیں۔ ایسا شخص فرقہ پرستی کے لیے ہر حد تک جانے کو تیار ہوتا ہے۔

**امام شافعیؒ کے نزدیک فرقہ واریت میں غفلت ہے:** امام شافعیؒ فرماتے ہیں وَإِنَّمَا تَكُونُ الْغَفْلَةُ فِي الْفُرْقَةِ[8] کہ فرقہ واریت میں غفلت ہے۔ جماعت میں کتاب اللہ اور سنت اور قیاس کے معنیٰ کے متعلق کلی طور پر غفلت ناممکن ہے۔ فرقہ واریت کی وجہ سے غفلت ہوتی کیونکہ انفرادیت میں غلطی کا زیادہ احتمال ہے بہ نسبت اجتماعیت کے کہ اجتماعیت میں ایک دوسرے کی یاد دہانی ہوتی ہے جبکہ انفرادیت میں ایسا ممکن نہیں ہے۔

**فرقہ واریت کا سد باب تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں:** ذیل میں فرقہ واریت کے سد باب کے لئے احادیث میں وارد آپ ﷺ ارشادات کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

**تکفیر مومن کی ممانعت:** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے «لَا تُكَفِّرُوا أَحَدًا مِنْ أَهْلِ قِبْلَتِكُمْ بِذَنْبٍ وَإِنْ عَمِلُوا بِالْكَبَائِرِ وَصَلُّوْا مَعَ كُلِّ إِمَامٍ، وَجَاهَدُوا مَعَ كُلِّ أَمِيرٍ»[9] کہ کسی گناہ کی وجہ سے اپنے اہل قبلہ کی تکفیر نہ کرو، خواہ وہ کبائر کے مرتکب ہوں اور ہر امام کی اقتدا میں نماز پڑھو اور ہر امیر کے ماتحت جہاد کرو۔ اسی طرح حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین باتیں ایمان کی بنیاد ہیں۔ اول یہ کہ جو شخص لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ کا قائل ہو اپنے ہاتھ اور زبان کو اس سے بچانا، گناہ کی بناء پر کسی کی تکفیر نہ کرنا، دوسرے جہاد جاری ہے میری بعثت کے وقت سے اس وقت تک کہ جب میری امت کا آخری شخص دجال سے قتال کرے گا اور جہاد کو کسی ظالم کا ظلم اور عادل کا عدل باطل نہیں کر سکتا، تیسرے تقدیر پر ایمان رکھنا[10]۔ کسی مسلمان کی تکفیر فرقہ واریت کے اسباب میں سب سے بڑا اور خطرناک ترین سبب ہے۔ اسی وجہ سے علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی دوسرے مسلمان کی تکفیر نہ کرنے کو ایمان کی بنیاد قرار دیا ہے۔ ایک روایت میں آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے کسی مسلمان کو کافر کہنے کو ایسے قرار دیا ہے جیسے اس نے اس کو قتل کر دیا ہو۔

**جماعت سے علیحدہ ہونے کی ممانعت:** حضرت ابوذرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ»[11] کہ جس نے (مسلمانوں کی) جماعت سے بالشت بھر بھی علیحدگی اختیار کی تو بے شک اس نے اسلام کے طوق کو اپنی گردن سے اتار پھینکا۔ ایک اور روایت میں ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس پہنچا تو نبی کریم ﷺ فرما رہے تھے «ايُّهَا النَّاسُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ» اے لوگو! تم اپنے اوپر "جماعت" کو لازم پکڑو، تفرقہ اور اختلافات سے بچو۔ تین مرتبہ یہ جملہ فرمایا[12]۔ جماعت کو لازم پکڑنے اور فرقہ واریت سے بچنے کے لیے آپ علیہ السلام نے تاکید کے ساتھ تعلیمات ارشاد فرمائی ہیں کہ جماعت کو لازم پکڑو اور اختلافات سے بچو۔

**اختلافی مباحث سے ممانعت:** حضرت سمرہ سے روایت ہے کہ حضور ہمیں قرآن پڑھنے کا حکم دیتے جس طرح ہم پڑھیں اور فرمایا قرآن تین قراءتوں پر نازل ہوا ہے «لَا تَخْتَلِفُوا فِيهِ، وَلَا تُحَاجُّوا فِيهِ» اس میں اختلاف نہ کرو اس میں نہ جھگڑو کیونکہ یہ بابرکت ہے۔ اس کو پڑھو جس

طرح اس کو نازل کیا گیا ہے [13]۔اختلافی مباحث میں پڑنا بھی فرقہ واریت تک پہنچنے کا ایک سبب ہے فرقہ واریت کا سد باب فرماتے ہوئے آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اختلاف نہ کرو اور جھگڑا نہ کرو۔اس ارشاد سے فرقہ واریت کے ایک اہم سبب کی بیخ کنی کی گئی ہے۔

**جماعت کے ساتھ لزوم کا حکم:** یسیر بن عمروؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت علیؓ شہید ہوئے تو میں نے ابو مسعودؓ کو دیکھا اور ان کے پیچھے چل دیا اور میں نے ان سے کہا کہ میں تمہیں اللہ کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کہ آپ نے نبی ﷺ سے فتن کے بارے میں کیا سنا ہے؟ تو حضرت علی نے فرمایا کہ ہم کوئی چیز نہیں چھپاتے، «عَلَيْكَ بِتَقْوَى اللهِ وَالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكَ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّهَا هِيَ الضَّلَالُ» تم اللہ سے ڈرو اور جماعت کو لازم پکڑ لو اور اپنے آپ کو فرقہ واریت سے بچاو کیونکہ یہ گمراہی ہے اور اللہ عزوجل امت محمدیہ کو گمراہی پر جمع نہیں فرمائے گا [14]۔جماعت کے ساتھ رہنا فرقہ واریت سے بچاو کا اہم ترین حل ہے۔عصر حاضر میں اس سنہری اصول کی پیروی کر کے فرقہ واریت سے بچا جا سکتا ہے۔

**اپنی رائے جماعت کے مطابق دینا:** عبید اللہ سلیمانی فرماتے ہیں کہ ہمیں حضرت علیؓ نے ایک دن خطبہ دیا اور فرمایا حضرت ابو بکرؓ کی ایک رائے تھی اور حضرت عمرؓ کی بھی وہی رائے تھی کہ ام ولد کو آزاد کر دیا جائے۔حضرت عثمانؓ کی کی بھی یہی رائے تھی پھر میری رائے یہ ہے کہ قرض میں اس کو بیچا جا سکتا ہے۔تو حضرت عبیدہؓ نے فرمایا «رَأْيُكَ وَرَأْيُ أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ رَأْيِكَ وَحْدَكَ فِي الْفُرْقَةِ» کی آپ کی رائے اور حضرت ابو بکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ کی رائے جماعت میں ہو تو یہ میرے نزدیک آپ کے اکیلے کی رائے سے جو جماعت سے ہٹ کر ہو اس سے زیادہ پسندیدہ ہے۔تو حضرت علیؓ نے میری بات کو قبول کیا اور اس کی تصدیق کی [15]۔ فقہی مسائل میں بھی جماعت کے ساتھ مطابقت کرنے کو انفرادی رائے سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔صحابہ کرامؓ اجتماعی رائے کا احترام کرتے تھے۔موجودہ دور میں اس اصول کو اپنا کر فقہی مسئلہ میں دوسرے کی رائے کا احترام کیا جائے تو بہت سے اختلافات ختم ہو سکتے ہیں اور فرقہ واریت کی حدود سے دور رہا جا سکتا ہے۔

**حکمرانوں کے ناپسندیدہ کاموں پر صبر:** حضرت ابن عباسؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ نے فرمایا «قَالَ مَنْ رَأَى مِنْ أَمِيرِهِ شَيْئًا يَكْرَهُهُ فَلْيَصْبِرْ عَلَيْهِ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَمَاتَ إِلَّا مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً» [16] کہ جو شخص اپنے امیر سے کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو چاہیے کہ صبر کرے، اس لئے کہ جو شخص جماعت سے ایک بالشت جدا ہوا اور مر گیا تو وہ جاہلیت کی موت مرا۔سوید بن غفلہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھے عمرؓ نے فرمایا اے ابو امیہؓ مجھے نہیں معلوم کہ شاید میں اس سال کے بعد آپ سے ملاقات نہ کر سکوں (زندہ نہ رہوں) «فَاسْمَعْ وَأَطِعْ وَإِنْ أُمِّرَ عَلَيْكَ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ مُجَدَّعٌ ، إِنْ ضَرَبَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ حَرَمَكَ فَاصْبِرْ ، وَإِنْ أَرَادَ أَمْرًا يَنْتَقِصُ دِينَكَ فَقُلْ: سَمْعٌ وَطَاعَةٌ ، وَدَمِي دُونَ دِينِي ، فَلَا تُفَارِقِ الْجَمَاعَةَ» [17] پس تو سن اور اطاعت کر اگرچہ تجھ پر

ایسا شخص امیر بنایا جائے جو غلام ہو اور ہاتھ پاؤں کٹا ہو۔ اگر وہ تجھے مارے تو تو صبر کر، اگر وہ تجھے محروم رکھے تو صبر کر، اگر وہ کسی ایسے کام کا ارادہ کرے جو تیرے دین میں کمی کرے تو تو کہہ دے کہ "میں نے سنا اور اطاعت کی اور میری جان میرے دین سے زیادہ محترم ہے" لیکن تو جماعت سے علیٰحدہ نہ ہو۔ فرقہ واریت کے ایک بہت بڑی وجہ حکمرانوں کی پالیسیوں کی بلاوجہ مخالفت ہے۔ حکمران ایک اجتماعیت کے پیش نظر فیصلہ کر رہا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ کمزور، طاقتور اور غریب، امیر ہر قسم کے افراد کے لیے پالیسی بنا رہا ہوتا ہے۔ روایات میں حکمرانوں کی ناپسندیدہ کا امور پر صبر کا حکم دیا گیا ہے۔ اگر کوئی بڑی وجوہات نہ ہوں تو ان کے ناپسندیدہ افعال کو برداشت کیا جائے۔

**حکمرانوں کی اطاعت:** حضرت سعد بن جنادہؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو جماعت سے الگ ہوا اس کو منہ کے بل جہنم میں ڈالا جائے گا کیونکہ اللہ عزوجل فرماتا ہے {أَمَّنْ يُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَاءَ الْأَرْضِ} پس خلافت اللہ کی طرف سے ہے اگر وہ بہتر ہوا تو وہ اس کو لے جائے گا۔ اگر برا ہوا تو اس کی وجہ سے پکڑا جائے گا، تم پر اطاعت کرنا لازم ہے اس چیز میں جس کا اللہ نے حکم دیا ہے[18]۔

مذکورہ روایت میں حکمرانوں کی اطاعت کی تاکید کی گئی ہے۔ اگر ان میں کوئی برائی ہو تو معاملہ اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دینا چاہیے۔ لیکن رعایا کے ذمہ ان کی اطاعت ہے۔ اس اصول کو مد نظر رکھ کر بہت سے سیاسی مسائل کو حل کیا جا سکتا ہے۔ حاکم کو پیش آمدہ مسائل کا رعایا کو علم نہیں ہوتا اس لیے عام طور پر حاکم کی مخالفت کر کے اس کو معزول کر دیا جاتا ہے۔ البتہ اگر حکمرانوں میں جو خامیاں نظر آتی ہیں ان کی مناسب اور قانونی طریقے سے اصلاح کرنے کی گنجائش بہر حال موجود رہتی ہے۔

**نماز باجماعت میں امام کی اقتداء کا حکم:** حضرت ابوہریرہؓ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا امام اسی لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے لہٰذا اس سے اختلاف نہ کرو۔ جب وہ رکوع کرے تو تم لوگ بھی رکوع کرو اور جب وہ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم لوگ رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہو اور جب وہ سجدہ کرے تو تم لوگ بھی سجدہ کرو اور جب وہ بیٹھ کر پڑھے تو تم لوگ بیٹھ کر پڑھو اور نماز میں صف کو درست کرو، اس لئے کہ صف کا درست کرنا نماز کی خوبی کا ایک جز ہے[19]۔ اجتماعیت کا جذبہ بیدار کرنے کے لیے نماز کے ارکان میں بھی امام کی اقتداء کا حکم دیا گیا ہے کہ انفرادی طور پر افعال سرانجام نہ دیئے جائیں۔ اسی طرح دیگر بنیادی عبادات میں بھی اجتماعیت کا پہلو بہت زیادہ واضح ہے ۔عبادات پر خشوع کے ساتھ ادا کرنے سے بھی اجتماعیت پیدا ہوتی ہے اور فرقہ واریت کے جذبات ختم ہوتے ہیں۔

**جب فرقہ واریت پھیل جائے تو تلوار توڑ دو اور لکڑی کی تلوار بنالو:** حضرت عدیسہ بنت اہبانؓ فرماتی ہیں کہ جب سیدنا علی کرم اللہ وجہہ یہاں بصرہ تشریف لائے تو میرے والد کے پاس آئے اور فرمایا اے ابو سلمہ! ان لوگوں کے خلاف میری مدد نہیں کرو گے؟ عرض کیا ضرور۔ اس

کے بعد انہوں نے اپنی باندی کو بلایا اور اس کو کہا کہ میری تلوار لاو۔ باندی تلوار لے آئی تو ایک بالشت کی مقدار تلوار نیام سے نکالی۔ دیکھا تو وہ لکڑی کی تھی۔ پھر فرمایا کہ میرے پیارے دوست اور آپؐ کے چچازاد بھائی (آپ ﷺ) نے مجھ سے عہد لیا تھا کہ «إِذَا كَانَتْ الْفِتْنَةُ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ فَأَتَّخِذُ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ» کہ جب مسلمانوں کے درمیان فتنہ ہو تو تلوار لکڑی کی بنالینا۔ آپ چاہیں تو (یہی تلوار لے کر) میں آپ کے ساتھ نکلوں تو حضرت علیؓ نے فرمایا مجھے تمہاری اور تمہاری تلوار کی کوئی ضرورت نہیں [20]۔ جب فرقہ واریت پھیل جائے تو وہ اس کے لئے تعلیم یہ ہے کہ کسی جماعت کا ساتھ دینے کی بجائے کنارہ کشی اختیار کی جائے۔ تاکہ فرقہ واریت کا شکار ہو کر انسان اپنی عاقبت خراب نہ کر بیٹھے۔ لڑائی کی صورت میں بہر حال نقصان ہے چاہے فتح ہو یا شکست ہو۔

**لزوم جماعت کی ترغیبات:** حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ تم اطاعت اور جماعت کو لازم پکڑو کیونکہ یہ اللہ کی رسی ہے جس کو پکڑنے کا اس نے حکم دیا ہے «وَأَنَّ مَا تَكْرَهُونَ فِي الْجَمَاعَةِ خَيْرٌ مِمَّا تُحِبُّونَ فِي الْفُرْقَةِ» اور جس چیز کو جماعت میں تم ناپسند کرتے ہو وہ بہتر ہے اس سے جو تم فرقہ واریت میں پسند کرتے ہو [21]۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول ہے وہ فرماتے ہیں" قَضْمُ الْمِلْحِ فِي الْجَمَاعَةِ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَكَلِ الْفَالَوْذَجِ فِي الْفُرْقَةِ "کہ جماعت میں نمک کھانا فرقہ میں فالودہ کھانے سے مجھے زیادہ پسندیدہ ہے [22]۔ صحابہ کرامؓ کوشش فرمایا کرتے تھے کہ وہ جماعت کے ساتھ ہی رہیں۔ اگرچہ اس میں بظاہر نقصان نظر آرہا ہو اور فرقہ واریت میں بظاہر اور وقتی فوائد نظر آرہے ہوں۔

i. **سواد اعظم کی اتباع:** حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائیں گے۔ پس سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی اتباع کرو «يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ فَاتَّبِعُوا السَّوَادَ الْأَعْظَمَ، فَإِنَّهُ مَنْ شَذَّ شَذَّ فِي النَّارِ» اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے جو تنہا ہوا تنہا ہی جہنم میں داخل کیا جائے گا [23]۔ فرقہ واریت سے بچنے کے لئے یہ ترغیب دی گئی ہے کہ بڑی جماعت کی اتباع کرو۔ کیونکہ جماعت میں مشاورت سے امور طے پاتے ہیں اور غلطی کا امکان معدوم ہوتا ہے۔ اصلاح کے مواقع زیادہ ہوتے ہیں۔ رحمت خداوندی شامل حال ہوتی ہے اور شیطان سے حفاظت ہوتی ہے۔

ii. **اتباع سنت:** حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت پر بھی وہی کچھ آئے گا جو بنی اسرائیل پر آیا اور دونوں میں اتنی مطابقت ہوگی جتنی جوتیوں کے جوڑے میں ایک دوسرے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ اگر ان کی امت میں سے کسی نے اپنی ماں کے ساتھ اعلانیہ زنا کیا ہو گا تو میری امت میں بھی ایسا کرنے والا آئے گا اور بنو اسرائیل بہتر فرقوں پر تقسیم ہوئی تھی لیکن میری امت تہتر فرقوں پر تقسیم ہو گی۔ ان میں ایک کے علاوہ باقی سب فرقے جہنمی ہوں گے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ! وہ

نجات پانے والے کون ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا «مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي» جو میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلیں گے[24]۔ فرقہ واریت سے بچنے کے لئے اتباع سنت کا حکم بھی دیا گیا ہے کہ میرے اور میرے صحابہ کے راستے پر چلو۔ اس طرز عمل سے گمراہی کے خطرات سے حفاظت رہتی ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص کسی ایک صحابی کے قول یا فعل کے مطابق عمل کر رہا ہے تو اس کا یہ عمل فرقہ واریت کے دائرے میں نہیں آئے بشرطیکہ وہ اس فروعی عمل کو فرض کا درجہ نہ دے اور اس میں شدت اختیار نہ کرے اور اس کے مطابق عمل نہ کرنے والوں کو برا بھلا نہ کہے۔

iii. **خیر جماعت کے ساتھ ہے:** کنز العمال میں ارشاد مروی ہے «إثنان خير من واحد وثلاثة خير من اثنين وأربعة خير من ثلاثة فعليكم بالجماعة فإن يد الله على الجماعة ولم يجمع الله عز وجل أمتي إلا على هدى واعلموا أن كل شاطن هوى في النار» کہ دو آدمی ایک سے بہتر ہیں اور تین آدمی دو سے بہتر ہیں اور چار آدمی تین سے بہتر ہیں۔ پس تم پر جماعت کی پیروی لازم ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مدد جماعت کے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ میری امت کو ہدایت کے سوا کسی چیز پر جمع نہیں فرمائے گا اور یاد رکھو جو شخص بھی حق سے دور ہے، جہنم میں گرنے والا ہے[25]۔ اس روایت میں اجتماعیت کو انفرادیت سے بہتر قرار دیا گیا ہے اور بڑی جماعت کو چھوٹی جماعت سے بہتر قرار دیا گیا ہے۔

iv. **صفوں کو سیدھا کرنا:** ابو مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے کندھوں پر نماز کے وقت ہاتھ پھیرتے اور فرماتے «اسْتَوُوا وَلَا تَخْتَلِفُوا فَتَخْتَلِفَ قُلُوبُكُمْ» برابر ہو جاؤ اور آگے پیچھے نہ ہو ورنہ تمہارے دلوں میں پھوٹ پڑ جائے گی، اور چاہئے کہ تم میں سے جو عقلمند اور سمجھدار ہوں وہ قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں پھر جو ان کے قریب ہوں۔ حضرت ابو مسعودؓ نے فرمایا آج تو لوگوں میں سخت اختلاف ہو گیا ہے[26]۔ اجتماعیت برقرار رکھنے والے عوامل میں سے صفوں کو سیدھا رکھنا بھی شامل ھے۔ تاکہ اس مشق سے عقائد، عبادات، معاملات اور امور سلطنت میں بھی اجتماعیت اختیار کرنے کا جذبہ پیدا ہو۔

v. **آئندہ نسلوں کو اختلافات سے بچانے کے اقدامات:** ابراہیمؒ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نماز جنازہ کی چار، پانچ اور اس سے زیادہ تکبیریں کہا کرتے تھے۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں لوگوں کا یہی معمول رہا، جب عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ بنے اور آپ نے لوگوں کا اختلاف دیکھا تو آپ نے اصحاب محمد کو جمع کیا اور فرمایا اے اصحاب محمد آپ لوگ اختلاف نہ کرو ورنہ تمہارے بعد لوگ اختلاف میں پڑ جائیں گے۔ کسی ایسی بات پر اتفاق کرو جسے تمہارے بعد کے لوگ اختیار کر لیں۔ تو اصحاب محمد ﷺ نے اس بات پر اتفاق کیا کہ آخری جنازہ جو آپ ﷺ نے پڑھایا جس کے بعد آپ ﷺ کی وفات ہو گئی یہ لوگ اسے اختیار کریں گے اور اس کے علاوہ کو ترک کر دیں گے۔ چناں چہ انہوں نے غور وخوض کیا اور جس جنازہ پر آپ ﷺ نے اپنی وفات کے وقت چار تکبیریں کہیں تھیں اسے اختیار کر لیا اور چار تکبیروں پر عمل

کیا اور اس کے علاوہ کو ترک کر دیا[27]۔ فرقہ واریت کو ختم کرنے کے اقدامات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ موجودہ دور کے اختلافات کو حل کر دیا جائے کیونکہ اگر یہی اختلافات آئندہ نسل تک پہنچیں گے تو یہ زیادہ خطرناک ہو جائیں گے۔ آئندہ نسلیں بھی فرقہ واریت کا شکار رہیں گی۔ علماء اور حکمران ان اقدامات پر عمل کر کے آئندہ نسلوں کا مستقبل سنوار سکتے ہیں۔ یہ اقدام اجر عظیم کا باعث ہے۔

vi. **اتحاد مجلس:** حضرت ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے کہ اصحاب رسول اللہ ﷺ جب کسی منزل پر اترتے تو متفرق ہو کر پہاڑوں کے دروں اور نالوں میں اترتے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا «إِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِي هَذِهِ الشِّعَابِ وَالْأَوْدِيَةِ إِنَّمَا ذَلِكُمْ مِنَ الشَّيْطَانِ» تمہارا دروں اور نالوں میں علیحدہ علیحدہ ہو جانا، صرف شیطان کی طرف سے ہے۔ آپ ﷺ کے اس ارشاد کے بعد پھر لوگ کبھی متفرق ہو کر نہ اترے بلکہ بعض تو یوں باہم مل کر اترتے کہ ان کو دیکھ کر کہا جا سکتا تھا کہ اگر ایک کپڑا ان پر ڈال دیا جائے تو سب کو ڈھانپ لے[28]۔ فرقہ واریت کے اسباب سے بچنے کے لیے یہ بھی ترغیب دی گئی ہے کہ مل کر بیٹھا جائے۔ اکٹھے بیٹھا جائے علیحدہ علیحدہ ہو کر نہ بیٹھا جائے۔ دیگر معاشرتی امور میں اجتماعیت کا خیال رکھا جائے تاکہ طبائع میں اجتماعیت کے جذبات پیدا ہوں۔

vii. **کھانا مل کر کھانے کی ترغیب:** حضرت عمر بن خطاب ؓ کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا «كُلُوا جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا فَإِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ»[29] (کھانا) مل کر کھاؤ۔ الگ الگ مت کھاؤ کیوں کہ برکت، جماعت کے ساتھ ہوتی ہے۔ مل کر کھانا کھانے کی تعلیم اس فرمان میں دی گئی ہے کیونکہ مل کر کھانے میں برکت ہوتی ہیں اور الگ الگ ہو کر کھانے سے منع فرمایا گیا ہے۔ الگ الگ کھانے سے بے برکتی ہوتی ہے، کھانے کا ضیاع ہوتا ہے اور اجتماعیت کا جذبہ ماند پڑتا ہے۔

viii. **شیطان دو آدمیوں کی نسبت اکیلے کے زیادہ قریب ہوتا ہے:** حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر ؓ نے جابیہ کے مقام پر ہم سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا اے لوگو میں تم لوگوں کے درمیان رسول اللہ ﷺ کا قائم مقام ہوں اور آپ ﷺ نے فرمایا میں تم لوگوں کو اپنے صحابہ ؓ کی اطاعت کی وصیت کرتا ہوں۔ پھر ان کے بعد آنے والوں کی اور پھر ان سے متصل آنے والوں کی (یعنی تبع تابعین کی)۔ اس کے بعد جھوٹ رواج پکڑ جائے گا یہاں تک کہ قسم لئے بغیر لوگ قسمیں کھائیں گے اور بغیر گواہی طلب کئے لوگ گواہی دیں گے۔ خبردار کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے اس لئے کہ ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے «وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الِاثْنَيْنِ أَبْعَدُ» جماعت کو لازم پکڑو اور علیحدگی سے بچو کیونکہ شیطان ایک (اکیلے) کے ساتھ جبکہ دو آدمیوں سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا وسط چاہتا ہے اس کے لئے جماعت سے وابستگی لازمی ہے۔ جس کو نیکی سے خوشی ہو اور برائی کا ارتکاب برا محسوس ہو وہی مومن ہے[30]۔ تنہا آدمی پر شیطان کے اثرات زیادہ ہوتے ہیں اور وہ تنہا آدمی کے قریب ہوتا ہے۔ جتنے زیادہ آدمی ہوں گے اور جتنی بڑی جماعت ہو گی تو شیطان کا اثر ورسوخ ان پر کم ہو گا۔

ix. **آنا جانا اکٹھے ہونہ کہ اکیلے:** حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے مسند احمد میں روایت ہے جس میں یہ ذکر ہے کہ آپ ﷺ نے صحابہ ؓ کو ایک غزوہ کے لیے بھیجا۔ جب صحابہؓ واپس آئے تو منتفرق طور پر آئے تو آپ ﷺ کے روئے انور کا رنگ سرخ ہو گیا اور فرمایا «أَذَهَبْتُمْ مِنْ عِنْدِي جَمِيعًا وَجِئْتُمْ مُتَفَرِّقِينَ إِنَّمَا أَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمِ الْفُرْقَة» کہ تم لوگ میرے پاس سے اکٹھے ہو کر گئے تھے اور اب جدا جدا ہو کر آ رہے ہو۔ تم سے پہلے لوگوں کو اسی تفرقہ نے ہی ہلاک کیا تھا[31]۔ حدیث سے معلوم ہوا کہ جانا اور آنا اکٹھے ہو کیونکہ اس سے اجتماعیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور دلوں کی دوری ختم ہوتی ہے۔

1. **فرقہ واریت اختیار کرنے پر اخروی وعیدات:** فرقہ واریت اختیار کرنے پر کئی وعیدات موجود ہیں۔ ایک تو یہ ہے کہ وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور دوسرا یہ کہ اس کی عبادات بھی مقبول نہیں ہوں گی۔ روایات درج ذیل ہیں

i. **جماعت سے علیحدہ ہونے والا جاہلیت کی موت مرے گا:** حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا «مَنْ خَرَجَ مِنَ الطَّاعَةِ، وَفَارَقَ الْجَمَاعَةَ، فَمَاتَ، فَمِيتَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عِمِّيَّةٍ، يَغْضَبُ لِعَصَبَتِهِ، وَيُقَاتِلُ لِعَصَبَتِهِ وَيَنْصُرُ عَصَبَتَهُ فَقُتِلَ، فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ خَرَجَ عَلَى أُمَّتِي، يَضْرِبُ بَرَّهَا وَفَاجِرَهَا، لَا يَتَحَاشُ لِمُؤْمِنِهَا، وَلَا يَفِي لِذِي عَهْدِهَا، فَلَيْسَ مِنِّي، وَلَسْتُ مِنْهُ» جو شخص امیر کی اطاعت سے نکل گیا اور جماعت کو چھوڑ گیا اور اسی حال میں مر گیا تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہوئی اور جو شخص کسی (قومی یا لسانی) جھنڈے کے نیچے لڑتا ہے، تعصب کی بناء پر غصہ کا اظہار کرتا ہے، اسی کی خاطر لڑتا ہے اور اسی کے پیش نظر مدد کرتا ہے اور مارا جاتا ہے تو اس کا مرنا بھی جاہلیت کے مرنے کی طرح ہو گا اور جو شخص میری امت پر خروج کرے اور اس کے نیک و بد سب کو مارے، مومن سے حیاء نہ کرے اور عہد والے سے عہد پورا نہ کرے، اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں اور میرا اس سے کوئی تعلق نہیں[32]۔ اسلام ہر حال میں اجتماعیت کو برقرار رکھنا چاہتا ہے اور اسی میں معاشرہ کی فلاح و بہبود اور امن و امان ہے۔ جو شخص فرقہ واریت کا شکار ہوتا ہے وہ جاہلیت کی موت مرے گا یعنی اسلام سے اس کا تعلق نہیں ہے اور اسلام کی تعلیمات نے اس پر کوئی اثر نہیں کیا۔

ii. **جماعت سے علیحدہ ہونے پر وعید:** مستدرک حاکم میں حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا انہوں نے فرمایا «مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ، وَاسْتَبْدَلَ الْإِمَارَةَ، لَقِيَ اللَّهَ وَلَا حُجَّةَ لَهُ عِنْدَهُ»[33] کہ جو جماعت سے علیحدہ ہوا اور اس نے امارت تبدیل کر لی تو وہ اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اس کے پاس کوئی عذر نہ ہو گا۔ جماعت سے علیحدگی کا وبال اس قدر شدید ہے کہ اس کے بارے میں کوئی عذر بھی مقبول نہ ہو گا۔ جیسے لاعلمی، مجبوری، فقر یا دیگر دنیاوی اعذار میں سے کوئی عذر قابل قبول نہ ہو گا۔

iii. **جماعت سے علیحدہ ہونے والے کی عبادات کی عدم قبولیت:** المعجم الکبیر میں روایت ہے کہ اللہ عزوجل نے مجھے پانچ باتوں کا حکم دیا۔ تم پر جہاد اور سننا اور اطاعت کرنا، اور ہجرت کرنا لازم ہے۔ فَمَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيدَ قَوْسٍ لَمْ تُقْبَلْ مِنْهُ صَلَاةٌ وَلَا صِيَامٌ، وَأُولَئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ پس جو شخص جماعت سے ایک کمان کی مقدار علیحدہ ہوا اس کی نماز اور روزے قبول نہیں ہوں گے۔ ایسے لوگ جہنم کا ایندھن ہیں[34]۔ اس

فرمان سے اجتماعیت کی اہمیت اور زیادہ واضح ہو جاتی ہے کہ قبولیت عبادات کے لیے شرط ہے کہ یہ عبادات فرقہ واریت میں نہ ہو۔یعنی اگر اجتماعیت نہیں تو ان عبادات کا بھی فائدہ نہیں ہے۔

2. **فرقہ واریت پھیلانے والے کی دنیاوی سزا:** مسلمانوں میں فرقہ واریت اور انتشار پھیلانے والے کی سزا احادیث میں قتل ذکر کی گئی ہے اور یہ کئی روایات میں موجود ہے۔اس سے فرقہ واریت کی سنگینی معلوم ہوتی ہے اور اسلام میں اس کو بالکل برداشت نہیں کیا گیا۔روایات درج ذیل ہیں۔حضرت عرفجہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب میری امت میں فساد ہوگا، فساد ہوگا۔«فَمَنْ أَرَادَ أَنْ يُفَرِّقَ أَمْرَ الْمُسْلِمِينَ وَهُمْ جَمِيعٌ فَاضْرِبُوهُ بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ» پس جو شخص مسلمانوں کے متفق مجمع میں پھوٹ ڈالنے کا ارادہ کرے تو اسے تلوار سے مار ڈالو۔خواہ وہ کوئی بھی ہو[35]۔قتل کی یہ سزا سنن ابی داود کی ایک روایت میں بھی موجود ہے[36]۔سنن نسائی میں بھی اسی مضمون کی ایک روایت موجود ہے[37]۔کنز العمال میں حضرت عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے «من فارق الجماعة فاقتلوه» کہ جو جماعت سے کنارہ کش ہو جائے اس کو قتل کر ڈالو[38]۔یہ بات ملحوظ خاطر رہے یہ سزا کا یہ اختیار حکومت یا عدالت کو ہے۔انفرادی طور پر نہیں ہے۔

**فرقہ واریت سے دور رہنے کے فوائد:** فرقہ واریت سے دور رہنے کے بہت سارے فوائد ہیں۔جماعت کے ساتھ رہنے میں برکت ہے اور اللہ تعالی کی مدد انسان کے ساتھ ہوتی ہے اور اسی طرح قبولیت دعا کی زیادہ توقع ہوتی ہے اور جماعت میں قبولیت عمل کی بھی زیاد توقع ہوتی ہے۔اسی طرح جماعت میں عبادات کے درجات زیادہ ہوتے ہیں۔روایات درج ذیل ہیں۔

i. **جماعت برکت اور فرقہ واریت عذاب ہے:** مسند احمد میں ایک روایت میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے «الْجَمَاعَةُ رَحْمَةٌ، وَالْفُرْقَةُ عَذَابٌ» کہ جماعت میں برکت ہے اور فرقہ واریت میں عذاب ہے[39]۔جماعت میں اطمینان اور امن وسکون ہے جبکہ فرقہ واریت میں ہر عمل میں بے برکتی ہوتی ہے۔

ii. **اللہ کی مدد جماعت کے ساتھ:** مستدرک حاکم میں حضرت عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی میری امت کو کبھی گمراہی پر جمع نہ فرمائیں گے۔پس سواد اعظم یعنی بڑی جماعت کی اتباع کرو۔«يَدُ اللَّهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ» اللہ کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے جو تنہا ہوا تنہا ہی جہنم میں داخل کیا جائے گا[40]۔اسی طرح المعجم الکبیر کی ایک روایت میں حضرت اسامہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا«يَدُ اللهِ عَلَى الجَمَاعَةِ، فَإِذَا شَذَّ الشَّاذُّ مِنْهُمُ اخْتَطَفَهُ الشَّيْطَانُ كَمَا يَخْتَطِفُ الذِّئْبُ الشَّاةَ مِنَ الْغَنَمِ» کہ اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جب کوئی شخص جماعت سے کٹ جاتا ہے تو شیطان اس کو اچک لیتا ہے جس طرح بھیڑیا ریوڑ سے بھاگی ہوئی بکری کو اچک لیتا ہے[41]۔اللہ تعالی کی مدد و نصرت جماعت کے ساتھ ہوتی ہے جس سے نزول رحمت کے اسباب زیادہ ہوتے ہیں اور شیطان سے

حفاظت ہوتی ہے۔اسی طرح جماعت میں آسانیاں ہوتی ہیں کہ اجتماعی امور بہترین اور عمدہ طریقے سے حل ہو جاتے ہیں جبکہ فرقہ واریت میں رحمت خداوندی سے محرومی ہوتی ہے۔

iii. **قبولیت دعا جماعت میں ہے:** کنزالعمال میں مروی ہےإن الله يستحيي من عبده إذا صلى في جماعة، ثم سأل حاجته أن ينصرف حتى يقضيها کہ بندہ جب جماعت کے ساتھ نماز پڑھتا ہے پھر اللہ سے سوال کرتا ہے تو اللہ کو حیا آتی ہے کہ اس کو بغیر اس کی حاجت پوری کرائے واپس لوٹائے[42]۔

قبولیت دعا کے امکانات جماعت میں زیادہ ہوتے ہیں۔ پھر اجتماعیت کی برکات سے بھی عبادات قبول ہوتی ہیں۔اس روایت سے بھی اجتماعیت کی عظمت سامنے آتی ہے۔

iv. **قبولیت عمل جماعت میں ہے:** المعجم الاوسط میں حضرت ابن عباسؓ سے مروی ہے«مَنْ عَمِلَ لِلَّهِ فِي الْجَمَاعَةِ فَأَصَابَ تَقَبَّلَ اللَّهُ مِنْهُ، وَإِنْ أَخْطَأَ غَفَرَ لَهُ، وَمَنْ عَمِلَ لِلَّهِ فِي الْفُرْقَةِ، فَإِنْ أَصَابَ لَمْ يَتَقَبَّلِ اللَّهُ مِنْهُ، وَإِنْ أَخْطَأَ تَبَوَّأَ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ» کہ جس شخص نے اللہ کی رضا کے لیے جماعت میں رہتے ہوئے عمل کیا اور وہ عمل درست ثابت ہو گیا تو اللہ تعالیٰ اس کو قبول کرتا ہے اور اگر اس نے غلطی کی تو اللہ تعالیٰ اس کو معاف فرمادے گا اور جس نے فرقہ میں رہتے ہوئے اللہ کی رضا کے لیے عمل کیا اگرچہ وہ عمل درست ثابت ہو گیا پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کو قبول نہیں کرے گا اور اگر اس نے غلطی کی تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے [43]۔جماعت میں غلطی کا احتمال کم ہوتا ہے نیز اللہ کی رحمت شامل حال ہوتی ہے۔ غلطی کی اصلاح کے مواقع وامکانات زیادہ ہوتے ہیں۔اسی وجہ سے قبولیت عمل جماعت میں ہے۔اگر جماعت میں کسی عمل میں کوتاہی ہو جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس کو معاف فرمادیں گے۔ لیکن فرقہ واریت میں درست عمل بھی قابل قبول نہیں ہے۔اس سے معلوم ہوتا ہے غلط اور صحیح کا درجہ بعد میں ہے جبکہ پہلا درجہ اجتماعیت کا ہے۔

v. **عبادات کے درجات کی زیادتی جماعت میں ہے:** سنن ابن ماجہ میں حضرت ابو سعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مرد کا باجماعت نماز ادا کرنا، مرد کے تنہا نماز ادا کرنے سے ستائیس درجے افضل ہے [44]۔جماعت میں اعمال کے درجات زیادہ ہیں جس پر اسلامی تعلیمات شاہد ہیں۔درجات کی یہ زیادتی اجتماعیت کو برقرار رکھنے کے لیے ہے۔اسلامی عبادات اور معاملات میں اجتماعیت کو ہر حال میں ملحوظ رکھا گیا ہے جس کے لیے اجر وثواب کی زیادتی بھی کی گئی ہے۔

3. **سد باب کے لیے اقدامات کی ضرورت** فرقہ واریت کے نقصانات ہم قومی اور انفرادی سطح پر اٹھا رہے ہیں۔فرقہ واریت کے سد باب کے لیے زیادہ اہم کردار حکومت، تعلیمی ادارے اور میڈیا مل کر ادا کر سکتے ہیں۔ نیز انفرادی سطح پر بھی احساس ذمہ داری کرتے ہوئے قوم کے افراد اس کے سد باب میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔ پھر کچھ اقدامات تو ایسے ہیں جن کا تعلق بلاواسطہ فرقہ واریت کے سد باب سے ہے

اور کچھ ایسے ہیں جن کا تعلق بلاواسطہ نہیں ہے اور وہ کسی واسطہ سے فرقہ واریت کے سد باب کا باعث ہوتے ہیں۔ذیل میں ان اقدامات کو الگ سے ذکر کیا گیا ہے جو ریاست کی ذمہ داری سے متعلق ہیں۔اس کے بعد معاشی، سیاسی، معاشرتی اقدامات کو ذکر کیا گیا ہے جن کا تعلق ریاست کے ساتھ بھی ہے اور عوام کے ساتھ بھی۔

**i. حکومتی اقدامات:**

- سیاسی فرقہ بندی میں تشدد کو کم کیا جائے۔
- اپنے سیاسی اتحادیوں پر نظر رکھی جائے اور ان کو قانون شکنی سے روکا جائے۔
- سیاست دانوں کو سرکاری اداروں میں مداخلت اور سفارش سے روکا جائے۔
- عوامی استحصال کو ختم کیا جائے۔
- فوری اور سستا انصاف فراہم کیا جائے۔
- مساجد اور مدارس کا انتظام مستند علماء کو سونپا جائے اور اس کے لیے اہلیت کا معیار مقرر کیا جائے۔
- خانقاہوں کا انتظام مستند علماء کو سونپا جائے اور اس کے لیے اہلیت کا معیار مقرر کیا جائے۔
- گداگری کے سد باب کے اقدامات کے جائیں اور بے سہارا لوگوں کے لیے فلاحی اقدامات کیے جائیں۔
- فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے یا اتحاد امت پر لکھی جانے والی کتب پر انعام دیا جائے۔اور فرقہ وارانہ کتب کے مصنفین کو جرمانہ کیا جائے اور ان کی کتب کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے۔
- مدارس کی طرح مساجد کے بورڈ بنائے جائیں جو اس بات کی نگرانی کریں کہ مساجد میں فرقہ وارانہ تقاریر نہ ہوں۔
- فتویٰ دینے والے مفتی کی اہلیت مقرر کی جائے اور ایسے مفتیان کی رجسٹریشن کی جائے جو فتویٰ دے سکتے ہوں۔

**ii. علمی و تعلیمی اقدامات:**

- تعلیمی اداروں میں طلباء اور اساتذہ میں مذہبی رواداری کو فروغ دیا جائے۔
- اسلامیات کے نصاب میں فرقہ واریت کا تعارف اور اس کی تردید کے مضامین شامل کیے جائیں۔
- تعلیمی اداروں میں اسلامیات کے سلیبس کو بڑھایا جائے اور اس کی تدریس کے لیے مضمون کے ماہر لوگوں کو مقرر کیا جائے۔
- متوازن نصاب تعلیم ترتیب دیا جائے جو دینی معلومات اور ملی یک جہتی کی تعلیمات پر مشتمل ہو۔
- نصاب تعلیم میں دوسروں کی رائے کے احترام کے مضامین شامل کیا جائے۔
- احترام انسانیت کے مضامین کو نصاب میں شامل کیا جائے۔

- طلباء کی کردار سازی اور ان میں جملہ اعلی اخلاقی صفات پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔

**iii. معاشی اقدامات:**

- عوام کے لیے روزگار کے مواقع پیدا کیے جائیں۔
- معاشی عدم مساوات کو کم کیا جائے۔
- محنت کا معاوضہ پورا ادا کیا جائے۔

**iv. معاشرتی اقدامات:**

- عدم برداشت کو ختم کرنے لیے اقدامات کیے جائیں۔ جس میں میڈیا کا کردار اہم ہو سکتا ہے۔
- گھریلو ظلم وستم کو ختم کیا جائے۔
- خاندانی زندگی میں استحصال کا خاتمہ کیا جائے۔

**v. تعلیمی اقدامات:**

**vi. عوام کی ذمہ داری:**

- تحصیل علم کی زیادہ سے زیادہ کوشش کی جائے۔
- بچوں کی تربیت پر مکمل توجہ سے کی جائے۔
- عوامی نمائندوں کے انتخاب میں دیانت داری اور حب الوطنی کو ملحوظ رکھا جائے۔

**vii. میڈیا سے متعلق اقدامات:**

- ہر کس و ناکس کو مذہبی مسائل میں کلام کرنے سے روکا جائے۔
- دینی موضوعات پر صرف ماہرین تعلیم اور علماء کے پروگرام پیش کیے جائیں۔

**4. خلاصہ کلام:**

- فرقہ واریت کے مفہوم اور دائرہ کار کے متعلق عوام اور کچھ خواص میں غلط فہمیاں پیدا ہو گئی ہیں جن کو ختم کرنے کی ضرورت ہے
- فرقہ واریت کی خطرناک ترین بنیاد دوسرے مسلک کے اکابر کو برا بھلا کہنا ہے۔
- فرقہ واریت کی ایک بڑی بنیاد فروعی مسائل کی تبلیغ ہے۔
- قرآن وسنت میں فرقہ واریت کو انتہائی ناپسند کیا گیا ہے۔
- قرآن وسنت میں فرقہ واریت سے منع کیا گیا ہے خواہ اس میں جتنے فوائد ہوں۔

- قرآن وسنت میں فرقہ واریت فرقہ واریت کو انتہائی نقصان دہ قرار دیا گیا ہے۔
- قرآن وسنت میں فرقہ واریت سے بچنے کے لیے کئی امور بیان کیے گئے ہیں۔
- قرآن وسنت میں فرقہ واریت اختیار کرنے والے کو دنیا میں سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔
- قرآن وسنت میں فرقہ واریت اختیار کرنے والے کو آخرت میں سزا کا مستحق قرار دیا گیا ہے۔
- قرآن وسنت کے علوم کی اشاعت فرقہ واریت میں کمی کا باعث ہے۔
- فرقہ واریت کے خاتمہ میں علماء کا کردار بہت اہم ہے۔ جس کے لیے وہ اختلافی مسائل کے حل میں کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- فرقہ واریت کے خاتمہ میں میڈیا کا کردار بہت اہم ہے اور اس کو فرقہ واریت کے خاتمہ کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
- فرقہ واریت کا باعث بننے والے معاشی و معاشرتی عوامل کا سد باب حکومتی سطح پر کیا جائے۔
- قرآن وسنت میں فرقہ وارانہ بحثوں میں الجھنے سے منع کیا گیا ہے۔
- فرقہ واریت سے بچاؤ میں تعلیمی ادارے اپنی ذمہ داریاں پوری کر کے اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔
- فرقہ واریت میں فوائد ہوں تب بھی اس سے دور رہا جائے۔
- جماعت اور اجتماعیت میں بظاہر نقصانات ہوں تب بھی اس سے نہ نکلا جائے۔

**مصادر و مراجع:**

[1] آل عمران:105-

[2] فوري، علي بن حسام الدين المتقي الهندي البرهان (م 975ھ) کنز العمال في سنن الأقوال والأفعال، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الخامسة، 1401ھ، (212/1)، حدیث نمبر 1063

[3] الترمذي، محمد بن عیسی (م 279ھ) السنن، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی، (45/2)

[4] النسائي، أحمد بن شعيب (م 303ھ)، السنن الکبری، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة: الأولی، 1421ھ، (428/3)، حدیث نمبر 3469-

[5] الهيثمي، علي بن أبي بكر (م 807ھ)، كشف الأستار عن زوائد البزار، مؤسسة الرسالة، بیروت، الطبعة: الأولی، 1399ھ، (253/2)، حدیث نمبر 1637-

[6] البخاري، محمد بن اسماعیل، م 256ھ)، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ط2، 1961ء، (325/1)، حدیث نمبر 2233–

[7] الطبراني، سليمان بن أحمد (م 360ھ)، المعجم الكبير، مكتبة ابن تيمية، القاهرة، الطبعة: الأولی، 1424ھ، (25/11)، حدیث نمبر 10925-

[8] البيهقي، أحمد بن الحسين (م 458ھ)، معرفة السنن والآثار، جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي، باكستان، (171/1)، حدیث نمبر 285-

[9] الطبراني، سليمان بن أحمد (م 360ھ)، المعجم الأوسط، دار الحرمين، القاهرة، (175/3)، حدیث نمبر 2844-

[10] أبو داود، سليمان بن الأشعث (م 275ھ)، السنن، ایچ ایم سعید کمپنی، ادب منزل پاکستان چوک کراچی، (343/1)، حدیث نمبر 2170-

[11] ابو داود، سلیمان بن اشعث، السنن (299/2)، حدیث نمبر 4131-

[12] ابن حنبل، أحمد بن محمد (م241ھ)، مسند، مؤسسۃ الرسالۃ،الطبعۃ:الأولی، 1421ھ،(220/38)، حدیث نمبر23145-

[13] المعجم الکبیر للطبراني(254/7)، حدیث نمبر7032-

[14] المعجم الکبیر للطبراني(239/17)، حدیث نمبر665-

[15] ابن الأعرابي، أحمد بن محمد (م340ھ)، المعجم، دار ابن الجوزي، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، الطبعۃ:الأولی، 1418ھ،(268/1)، حدیث نمبر495-

[16] بخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح(1045/2)، حدیث نمبر6531-

[17] ابن أبي شیبۃ، عبداللہ بن محمد (م235ھ)، المصنف في الأحادیث والآثار، مکتبۃ الرشد، الریاض، الطبعۃ:الأولی، 1409،(544/6)، حدیث نمبر33711-

[18] المعجم الکبیر للطبراني(53/6)

[19] بخاري، محمد بن اسماعیل، الجامع الصحیح(100/1)، حدیث نمبر680-

[20] ابن ماجۃ، محمد بن یزید (م273ھ)، السنن، قدیمي کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچي،(ص:284)، حدیث نمبر3950-

[21] مصنف ابن أبي شیبۃ(474/7)، حدیث نمبر37337-

[22] البیہقي، أحمد بن الحسین (م458ھ)، شعب الإیمان، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع بالریاض، الطبعۃ:الأولی، 1410-
(25/10)، حدیث نمبر7115-

[23] الحاکم، محمد بن عبداللہ (م405ھ) المستدرک علی الصحیحین، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ:الأولی، 1411ھ،(199/1)، حدیث نمبر391-

[24] ترمذي، محمد بن عیسي، السنن(92/2)، حدیث نمبر2641-

[25] کنز العمال(205/1)، حدیث نمبر1025-

[26] مسلم، مسلم بن الحجاج(م261ھ)، الجامع الصحیح، قدیمی کتب خانہ مقابل آرام باغ کراچی، ط2، 1956،(181/1)، حدیث نمبر654-

[27] کنز العمال(712/15)، حدیث نمبر42837-

[28] سنن أبي داود(41/3)، حدیث نمبر2259-

[29] ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن(ص:236)، حدیث نمبر3278-

[30] ترمذي، محمد بن عیسي، السنن(39/2)، حدیث نمبر2091-

[31] مسند أحمد(118/3)، حدیث نمبر1539-

[32] مسند أحمد(326/13)، حدیث نمبر7944-

[33] المستدرک علی الصحیحین للحاکم(112/3)، حدیث نمبر4561-

[34] المعجم الکبیر للطبراني(302/3)، حدیث نمبر3468-

[35] ابوداود، سلیمان بن اشعث، السنن(299/2)، حدیث نمبر4134-

[36] ابوداود، سلیمان بن اشعث، السنن(300/2)، حدیث نمبر4137-

[37] نسائي، احمد بن شعیب، السنن(147/2)، حدیث نمبر3951-

[38] کنزالعمال (208/1)، حدیث نمبر1044-

[39] مسند أحمد(390/30)، حدیث نمبر18449-

[40] المستدرک علی الصحیحین للحاکم (199/1)، حدیث نمبر392-

[41] المعجم الکبیر للطبرانی (186/1)، حدیث نمبر489-

[42] کنزالعمال (558/7)، حدیث نمبر20243-

[43] المعجم الأوسط(230/5)، حدیث نمبر5170-

[44] ابن ماجہ، محمد بن یزید، السنن (ص:57)، حدیث نمبر780—

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.